حقیقت قربانی عقل کی روشنی میں

مفتی مقبول الرحمن مفتاحی قاسمی

متعلم: معہد الامام ولی اللہ الدہلوی للدراسات الاسلامیہ

موسم حج کا ایک خاص عمل قربانی ہے، ایام قربانی میں مسلمان خاندان ابراہیمؑ کی یاد میں عید الاضحی مناتے ہیں، اور مخصوص جانوروں کو اللہ کے نام پر ذبح کرتے ہیں۔

بے مثال یادگار:

قربانی دراصل ابراہیمی قربانی اور اسماعیلی ایثار کی بے مثال یادگار ہے، اور تصویری زبان میں ایک تعلیم ہے، جس کو جاہل و عالم دونوں پڑھ سکتے ہیں، وہ تعلیم یہ ہے کہ خدا تعالی بھوک و پیاس سے پاک ہیں، وہ کسی کے گوشت اور خون کے طالب نہیں ہیں، وہ کھاتے نہیں کھلاتے ہیں، پیتے نہیں پلاتے ہیں، وہ ہماری کسی چیز کے محتاج نہیں ہیں، وہ ہماری دولت و صورت کو نہیں دیکھتے؛ بلکہ ہمارے اخلاص و تقوی کو دیکھتے ہیں،

قربانی کے معنی:

قربانی کے معنی ہے اللہ کا تقرب حاصل کرنے کی چیز، اور یہ لفظ قربانی قرب سے نکلا ہے، تو قربان کے معنی یہ ہیں کہ وہ چیز جس کے ذریعہ سے اللہ کا قرب حاصل کیا جائے، اس قربانی کے سارے عمل میں یہ سکھایا گیا کہ ہمارے حکم کی اتباع کا نام دین ہے، اور ہمارے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرنا اسلام ہے اور جو ایسا کرتا ہے وہی حقیقی مسلمان ہے،

قربانی کی تاریخ:

قربانی کی ایک تاریخ ہے، ابراہیم نے خواب دیکھا کہ وہ اپنے لخت جگر کو ذبح کر رہے ہیں، بیدار ہونے کے بعد آپ نے اپنے اکلوتے بیٹے کو خواب سنایا اور رائے لی، تو ہونہار بیٹا تعمیل حکم کے لیے بہ خوشی راضی ہو گیا اور کہا ابا جان آپ کو جو حکم دیا گیا ہے وہ کر گزرئے ان شاءاللہ آپ مجھے صابرین میں سے پائینگے، خوش نصیب باپ بیٹے وادی منی کی طرف امتحان دینے کے لیے چل دئے، دوران راہ شیطان نے بہکانے کی اور انسان نے روکنے کی کوشش کی؛ لیکن خلیل و ذبیح نے کسی کی پرواہ نہ کی، اور آگے بڑھتے چلے گئے، یہاں تک کہ امتحان ہال (منزل مقصود) پہونچ گئے، کڑی آزمائش اور سخت امتحان تھا، اگزام پیپر (exam paper) بھی بہت ٹف (tough) تھا لیکن خلیل اللہؑ نے ہمت نہ ہاری، ہاتھ میں قلم لیا اور ذبیح اللہؑ کے گلے پر لکھنا شروع کیا، پوری دنیا یہ منظر دیکھ رہی تھی اور رشک کر رہی تھی، اور کیوں نہ کرتی، جبکہ خلیلؑ و ذبیحؑ نے پوری دنیا (world) میں معیاری اور امتیازی نمبرات حاصل کئے تھے، ممتحن (examiner) نے ابراہیمؑ کو بلایا، یاابراھیم، اور پوری دنیا کے سامنے یہ اعلان فرمایا، قد صدقت الرؤیا، سو فیصد مارکس (marks) دئے اور کہا، انا کذالک نجزی المحسنین۔ بہترین دوست (very best friend) کا خطاب دیا اور جنتی قیمتی دنبہ ہدیہ (gift) کیا اور ان کے خاندان میں نبوت کا سلسلہ جاری کیا، تمام انبیائے بنی اسرائیل ابراہیمی درخت کی ہری بھری شاخیں ہیں، نیز سرور کونینؐ اسماعیلی نسل سے ابراہیمی دعا کا مظہر بن کر آئے، آپ بھی اسی درخت کے ایک شیریں و خوش ذائقہ پھل اور دلکش و دلفریب خوبصورت و خوشنما خوشبودار پھول تھے، تاریخ اقوام عالم پر نظر رکھنے والا، ادنی سا قاری

بھی ان باتوں سے واقفیت کے بعد چند لمحوں کے لیے عالم تحیر میں چلا جاتا ہے،اور یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ آخر ان برگزیدہ ہستیوں کو یہ مقام ومرتبہ کیسے ملا؟۔

سربلندی کا راز:

عزت و شرافت اور ان کی سربلندی کا راز یہ ہے کہ انہوں نے حکم الٰہی کے ملنے کے بعد قیل و قال، چوں وچرا سے گریز کیا، عقلی گھوڑے نہیں دوڑائے، حکم خداوندی کو میزان عقل پر نہیں تولا؛ کیوں کہ اللہ کے عاشق وصادق، کامل الایمان اور راسخ العقیدہ بندے ایسے ہی ہوتے ہیں،ان کی شان اور پہچان یہ ہوتی ہے کہ وہ من جانب اللہ جو حکم پاتے ہیں اس میں حکمتیں اور مصلحتیں تلاش نہیں کرتے؛ بلکہ بلاتامل وبلا تاخیر اس پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں، یہی جذبہ محمود مطلوب ہے۔

تہذیب نو کا نظریہ:

نئی تہذیب و تمدن اور نئے طرز معاشرت کے دلدادہ موڈرن (modern) لوگ اسلام اور عقل میں میلوں کا فاصلہ سمجھتے ہیں۔بغیر غور وفکر اور مطالعہ کے تہذیب نو کا ہر شخص یہ سوچ کر کہ شریعت اسلامی، عقل کے بالکل خلاف ہے، شریعت سے دور ہوتا جارہا ہے۔حالاں کہ یہ بات حقیقت اور سچائی سے کوسوں دور غلط فہمی پر مبنی ہے، پوری شریعت تو دور کی بات، شریعت اسلامی کا ایک حکم بھی عقل کے خلاف نہیں ہے؛ بلکہ موافق عقل اور فطرت انسانی سے ہم آہنگ ہے۔

قربانی کا حکم عقل کی نظر میں:

شرعی احکام میں سے ایک حکم قربانی ہے، جس کو امت کا ایک طبقہ، خلاف عقل سمجھتا ہے، حالاں کہ وہ خلاف عقل ہے نہ خلاف رحم؛ کیوں کہ کل دنیا میں قربانی کا رواج ہے،اور قوموں کی تاریخ پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ادنی چیز اعلی کے بدلہ میں قربان کی جاتی ہے،، مثلا کسی کی انگلی کو زہریلا سانپ ڈس لے تو اگر نا قابل علاج ہو تو اس کی انگلی کاٹ دی جاتی ہے، تاکہ انگلی سے وہ زہر سارے جسم میں سرایت کر کے ہلاکت کا سبب نہ بن جائے، گویا کہ انگلی تمام جسم کی حفاظت کے لیے قربان ہوگئی۔

گاؤکشی اور برادران وطن کا سلوک:

دستور ہند کے سیکولر ہونے کا تقاضہ یہ تھا کہ حکومت ہند کے تمام شہریوں کے مذہبی جذبات واحساسات کی رعایت کو یکساں اہمیت دیتی؛ لیکن یہ بات کسی دلیل اور مثال کی محتاج نہیں ہے کہ مسلمان معاملات میں حکومت کی ایک گونہ ''امتیازی پالیسی'' یا اس کے عمال کے غیر منصفانہ رویوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ مسلمان اپنے گھر میں چھپ کر بھی گائے کی قربانی نہیں کر سکتا اس لئے کہ برادرانِ وطن کے مذہبی احساسات اس کے روادار نہیں ہیں ، لیکن مسلمان اگر ہولی کے دنوں میں اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو اس سے اپنی تمام ترنا گواریوں کے باوجود ہولی کی تمام گندگیاں اپنے اوپر اچھلوالینی چاہیئے، ورنہ خون میں نہانے کے لئے تیار ہونا چاہیئے،اور کسی دادرسی کی توقع،ان سے نہ کرنی چاہیئے جو اسے خفیہ طور پر گائے کاٹنے کی صورت میں، جیل میں سڑانا اپنی قانونی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔ گاوکشی کے سلسلے میں حکومت اور برادان وطن کا مسلمانوں کے ساتھ یہ سلوک خلاف عقل بھی ہے اور دستور مخالف بھی۔

قربانی خلاف رحم نہیں ہے:

خدا تعالی کو ماننے والی قومیں خواہ کوئی ہو، اس بات کی قائل ہیں کہ خدا رحمان ورحیم ہے، ظالم وجابر نہیں ہے۔ اب اسی خدا کا فعل دیکھئے کہ زمین کے تر حصے میں کس قدر خون خوار جانور ہیں، گھڑیال، ویل اور بڑی بڑی مچھلیاں۔ یہ سب چھوٹے چھوٹے آبی جانوروں کو کھا جاتے ہیں؛ بلکہ بعض مچھلیاں تو قطب شمالی سے قطب جنوبی تک محض شکار کے لیے جاتی ہیں۔ پھر ایک اور قدرتی نظارہ زمین کے خشک حصے پر دیکھئے کہ چیونٹی خوار جانور کیسے زبان نکالے پڑا رہتا ہے، جب بہت ساری چیونٹیاں اس کی زبان کی شیرینی کی بنا پر اس پر چڑھ جاتی ہیں تو جھٹ زبان سے سب کو نگل جاتا ہے، مکڑی مکھیوں کا شکار کرتی ہے، بندروں کو چیتا مار کھاتا ہے، بلی کس طرح چوہوں کو ہلاک کر دیتی ہے، اگر جانوروں کو ذبح کرنا خلاف رحم ہوتا تو اللہ تعالی شکاری اور گوشت خور جانوروں کو پیدا ہی نہ کرتا۔

حاصل کلام:

قانون الٰہی میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر چیز خواہ وہ جمادات ونباتات ہوں یا حیوانات بڑھنا چاہتی ہے، اگر ایسا ہی ہوتا تو کرہ ارض، ان چیزوں سے بھر جاتا اور اس پر ہمارا رہنا تو کیا سانس لینا بھی دشوار ہو جاتا؛ لہذا ایک خوبصورت، مرتب ومنظم نظام، اللہ نے چلایا ہے کہ ایک طرف سے چیزیں بڑھتی ہیں تو دوسری طرف سے گھٹتی بھی ہیں، اس کے علاوہ اشرف کے لیے اخس، اور اعلی کے لیے ادنی چیز قربان ہوتی ہی ہے؛ اس لیے جانوروں کا ذبح ظلم نہیں بلکہ مرضی الٰہی ہے، اور مذکورہ عقلی دلیلوں سے یہ بات ظاہر ہو چکی ہے کہ قربانی نہ خلاف عقل ہے نہ خلاف رحم، اور یہ عاشقانہ عمل محض قابل رشک اور لائق تحسین ہی نہیں بلکہ واجب التقلید ہے۔